دورانِ نماز قبلہ سے منہ پھیرنے سے نماز کا حکم

ریفرنس نمبر: Nor-11390 تاریخ: 06-03-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "نماز کے احکام" کے صفحہ 195 پر مذکور ہے: "اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر **بلا عذر ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔**"

میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ صورتِ مسئولہ میں فقط یہ فعل مکروہِ تحریمی ہے یا پھر نماز بھی مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی؟؟ حوالے کے ساتھ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً تو یہ یاد رہے کہ نمازی کا نماز میں بلا عذر اپنے چہرے کو قبلہ سے پھیر دینا شرعاً مذموم اور نماز کے مکروہاتِ تحریمیہ میں سے ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: "عن عائشة، قالت: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلاة؟ فقال: هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" یعنی حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں چہرہ پھیرنے کے حوالے سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بندے کی نماز سے ایک حصہ اچک لینا ہے جسے شیطان اس کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔"

(صحیح البخاری، ابواب صفۃ الصلاۃ، ج 01، ص 191، مطبوعہ قاھرۃ)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک نقل فرمانے کے بعد علامہ شامی علیہ الرحمۃ فتاویٰ شامی میں نقل فرماتے ہیں: "وقيده في الغاية بأن: يكون لغير عذر، **وينبغي أن تكون تحريمية كما هو ظاهر الأحاديث** "بحر" "یعنی "غایہ" میں اسے اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے کہ جب نمازی کا ایسا کرنا بغیر کسی عذر کے سبب ہو، اور نمازی کا ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہونا چاہیے جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہے "بحر"۔

(ملخصاً از ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 494-495، مطبوعہ کوئٹہ)

غنیۃ المستملی میں اس حوالے سے مذکور ہے:"(ولو حول وجهه) عنها كان (عليه) واجباً(ان يستقبل القبلة من ساعته ولا تفسد) صلوته بذلك التحويل ولكن يكره اشد الكراهة لما روى البخاري۔۔۔الخ"یعنی اگر نمازی نے اپنے چہرے کو قبلہ سے پھیر لیا تو اب اس پر واجب ہے کہ وہ اسی وقت اپنے چہرے کو قبلہ کی طرف کر لے اور اس صورت میں اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی، لیکن اس کا (بلا عذر) ایسا کرنا شدید مکروہ ہے، کراہت کی وجہ بخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے۔۔۔الخ۔ (ملتقطاًاز غنیة المستملی، الشرط الرابع استقبال القبلة، ص196، مطبوعه کوئٹه)

صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نماز کے مکروہاتِ تحریمیہ میں سے 13 نمبر مکروہِ تحریمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"اِدھر اُدھر مونھ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض۔"

(بہار شریعت، ج01، ص626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک دوسرے مقام پر صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ اس حوالے سے فرماتے ہیں:"اگر صرف مونھ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔"

(بہار شریعت، ج01، ص491، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور نماز میں اگر کسی مکروہِ تحریمی فعل کا ارتکاب کیا جائے، تو اس صورت میں نماز واجب الاعادہ ہوتی ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں بھی وہ نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ ہو گی۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:"ذكر في الإمداد بحثا أن كون الإعادة بترك الواجب واجبة لا يمنع أن تكون الإعادة مندوبة بترك سنة اهـ ونحوه في القهستاني، بل قال في فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب اهـ۔"یعنی "امداد" میں اس پر بحث موجود ہے کہ نماز کے کسی واجب کو ترک کرنے پر اس نماز کا اعادہ واجب ہونا اس بات سے مانع نہیں کہ نماز میں کسی سنت کے ترک پر اس نماز کا اعادہ مستحب ہو الخ، اور اسی کی مثل "قہستانی" میں مذکور ہے، بلکہ صاحب "فتح القدیر" نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے کہ وہ کراہت اگر تحریمی ہو تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور اگر تنزیہی ہو تو اس نماز کا اعادہ مستحب ہے۔" (ردالمحتار مع الدرالمختار، ج02، ص183، مطبوعه کوئٹه)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

21رجب المرجب1442ھ/06مارچ2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے